21واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 23 مئی 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

بروز منگل 23 فروری 2016 اور بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 321 گ ب میں سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*3106: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 321 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2005 میں سرکاری اراضی کتنی تھی؟

(ب) اس وقت اس چک میں کتنی سرکاری اراضی ہے اس کا مربعہ اور ایکڑ نمبر بتائیں؟

(ج) 2005 سے آج تک اس چک میں کتنی سرکاری اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے یا پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے ان کے نام، پتہ جات اور سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ سرکاری اراضی کس اتھارٹی نے الاٹ کی ہے اور ان الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، اس وقت اس چک میں زمین کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے؟

(ہ) کیا کسی سرکاری ملازم کو بھی اراضی الاٹ کی گئی ہے تو اس کا نام، ولدیت، سرکاری ملازمت کا عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(و) اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سال 2005 میں چک نمبر 321 گ ب تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 800 ایکڑ، 05 کنال 09 مرلہ صوبائی حکومت کی ملکیتی زمین تھی۔

(ب) اس وقت بھی سرکاری اراضی 800 ایکڑ 05 کنال اور 09 مرلہ ہے۔ تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس چک میں کل اراضی 49 ایکڑ 05 کنال 10 مرلہ عارضی کاشت سکیم کے تحت چار افراد کو پٹہ پر دی گئی۔ عارضی کاشت سکیم کے تحت پٹہ پر دیئے گئے رقبہ کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)رقبہ عارضی کاشت سکیم بحکم کلکٹر تقسیم کیا گیا جس کا لگان اب تک مبلغ تین لاکھ روپے وصول کیا گیا ہے۔اراضی کی مارکیٹ ویلیو -/5,00,000روپے سے لے کر -/7,00,000روپے تک فی ایکڑ ہے۔

(ہ)کوئی نہیں ہے۔

(و)اراضی "عارضی کاشت سکیم" کے تحت پٹہ پر دی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب16اکتوبر2014)

بروز منگل23فروری2016اور بروز منگل12اپریل2016کے ایجنڈے سے زیرالتواء سوال

ضلع فیصل آباد۔ سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*3117:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سرکاری زمین کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اور کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی اراضی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز/پٹہ پر کس کس کو دی ہوئی ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم وصول کی جارہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ)ان افراد سے سرکاری اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جارہی؟

(و)اس اراضی کو واگزار کروانا کس کی ذمہ داری ہے؟

(ز)اس اراضی کو کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی18نومبر2013تاریخ ترسیل6جنوری2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں کل سرکاری زمین7788ایکڑ ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

بیدخل شدہ مزارع سکیم	1438ایکڑ	گرو مور فوڈ سکیم	2731ایکڑ
منگلا ڈیم سکیم	458ایکڑ	گوجرانوالہ چھاؤنی سکیم	10ایکڑ
نیلام	390ایکڑ	گائے پال سکیم	639ایکڑ
خچر پال سکیم	131ایکڑ	انعام داری سکیم	49ایکڑ
لائیو سٹاک	346ایکڑ	پانچ سالہ سکیم	1080ایکڑ
دس سالہ سکیم	30ایکڑ	پندرہ سالہ سکیم	218ایکڑ
بیس سالہ سکیم	143ایکڑ	ٹیوب ویل سکیم	104
وزیراعلیٰ سکیم	21ایکڑ		

(ب)سالم اراضی قابل کاشت ہے۔

(ج)2014ایکڑ05کنال13مرلے رقبہ لیز پر دیا ہوا ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اوراس سے سالانہ رقم مبلغ -/1,31,73,821روپے وصول کی جارہی ہے۔

(د)ان افراد سے رقبہ واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(ہ)سرکاری رقبہ واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(و)صاحب کلکٹر سب ڈویژن / عملہ مال

(ز)اس اراضی کو واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3دسمبر 2014)

بروز منگل 23فروری 2016اور بروز منگل 12اپریل 2016کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

ضلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5206: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گجرات میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیاحکومت ضلع ہذامیں سرکاری ملازمین کے لئے کوئی کالونی بنانے کاارادہ رکھتی ہے، توکب تک، نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کوئی کالونی نہ ہے۔

(ب) ضلع ہذامیں سرکاری ملازمین کے لیے کالونی بنانے کی فی الحال ابھی کوئی تجویز زیرغور کارروائی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2016)

بروز منگل 23 فروری 2016 اور بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیرالتواء سوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی پرناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6437: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے نواحی دیہات چک نمبر 328 ج ب، چک نمبر 395 گ ب، چک نمبر 296 گ ب، چک نمبر 299 گ ب اور چک نمبر 331 ج ب میں سرکاری اراضی موجود ہے اس کی تفصیلات سے ایوان کوآگاہ کریں کہ ہر گاؤں میں کتنی سرکاری اراضی موجود ہے؟

(ب) مذکورہ بالادیہات میں کتنی سرکاری زمین پرلوگ کب سے ناجائز قابض ہیں۔اس کی تفصیلات سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

(ج) سال 12-2011 سے 15-2014 تک مذکورہ قبضہ گروپوں کے خلاف کیاکارروائی کی گئی اور کتنی زمین واگزار کروائی گئی، محکمہ مال کے جن سرکاری اہلکاروں اورافسران کے دور میں ان زمینوں پر قبضہ کیاگیا، ان کے نام، عہدہ اوران کے خلاف کیاکارروائی کی گئی، تفصیلات سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 2 جون 2015)

(جواب موصول نہیں ہو)

بروز منگل 23 فروری 2016 اور بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

نارووال: سابقہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی فروخت / لیز سے متعلقہ تفصیلات

*6950: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سابقہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کس کو کب اور کس نے لیز / پٹہ پر دیا۔ جس کو دیا گیا ہے اس کا نام، پتہ جات اور شرائط نیز کتنے سال کی لیز / پٹہ پر دیا گیا ہے؟

(ب) اس کمپلیکس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ج) اس کمپلیکس کی اراضی کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے؟

(د) اگر اس کو لیز / پٹہ پر دینے سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تو کب اور کس کس اخبار میں اشتہار میں دیا گیا؟

(ہ) کیا اس کو باقاعدہ تمام کوڈل فارملٹی پوری کرنے کے بعد لیز / پٹہ پر دیا گیا ہے گر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت اس کی لیز / پٹہ پر دینے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) اسسٹنٹ کمشنر نارووال کی رپورٹ کے مطابق ضلع نارووال کے قیام کے وقت ضلعی انتظامی دفاتر کے لیے کوئی جگہ / بلڈنگ دستیاب نہ تھی لہذا ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ کلکٹر آفس کا قیام ڈگری کالج نارووال بوائز ہاسٹل میں 2004 تک عارضی طور پر عمل میں لایا گیا ضلعی انتظامی دفاتر 2005 میں نئی تعمیر شدہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس عمارت میں منتقل کر دیئے گئے اور بوائز ہاسٹل کو کالج انتظامیہ کو واپس کر دیا گیا اور اسے کسی کو بھی لیز پر نہ دیا گیا۔

(ب) رجسٹر حقداران زمین 10-2009 کے مطابق سابقہ کمپلیکس کا رقبہ 26 کنال 07 مرلہ تھا۔

(ج) اس زمین کی مالیت -/55,000 روپے فی مرلہ تھی۔

(د) سابقہ کمپلیکس کو لیز / پٹہ پر نہیں دیا گیا۔

(ہ) سابقہ کمپلیکس کو کبھی بھی لیز/پٹہ پر نہیں دیا گیا لہذا کوڈل فار ملیٹی کا ملحوظ خاطر رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اپریل 2016)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

لاہور: ڈی ایچ اے کی طرف سے ملحقہ آبادیوں کے راستے بند کرنے کی تفصیلات

*4: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور نے ملحقہ و منسلکہ آبادیوں کے راستے بند کئے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ راستے حکومت پنجاب کی ملکیت تصور کئے جاتے ہیں؟

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی نے کس قانون کے تحت ملحقہ و منسلکہ آبادیوں کے راستے بند کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ راستے بند کرنے کے لئے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کسی محکمے سے NOC لیتی ہے؟

(ہ) اگر جواب نفی میں ہیں تو حکومت اس طرح کے اقدامات کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے، اس بارے میں بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

(جواب موصول نہیں ہو)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 16-08-1995 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

صوبہ میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2434: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت تحصیل دار اور نائب تحصیل دار کی کتنی پوسٹیں خالی ہیں۔ نائب تحصیل دار کی آخری بار براہ راست تقرری کب، کس کے حکم سے کی گئی اور کتنی تقرریاں کیں گئیں؟

(ب) صوبہ میں تحصیل دار اور نائب تحصیلدار کی پوسٹیں کیا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پر کی جائیں گی، اب تک پبلک سروس کمیشن کو کتنی پوسٹوں کی ڈیمانڈ بھیجی گئی ہے، سابقہ دور حکومت میں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کب وصول ہوئیں اور ان سفارشات کے مطابق تقرریاں کب کی گئیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)اس وقت صوبہ پنجاب میں تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	طریق کار بھرتی / ترقی	فیصدی	کل اسامیاں	موجودہ صورت	خالی اسامیاں
1	براہ راست بھرتی	30فیصد	59	08	51
2	ترقی نائب تحصیلدار سے بطور تحصیلدار	53فیصد	104	51	53
3	ترقی منسٹریل عملے سے بطور تحصیلدار	17فیصد	33	31	02
4	کل تعداد	100 فیصد	196	90	106

آمدہ رپورٹ از کمشنر زہائے پنجاب کے مطابق صوبہ پنجاب میں اس وقت نائب تحصیلداروں کی کل143 اسامیاں خالی ہیں۔138 نائب تحصیلداروں کی براہ راست تقرری آخری بار2009 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر متعلقہ ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) نے تقرریاں کی تھیں۔

(ب)صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹر (اے کلاس)اور منسٹیریل سٹاف سے بطور تحصیلداراور ڈائریکٹ(اے کلاس)اور منسٹیریل سٹاف نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے بورڈآف ریونیو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کہتاہے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن باقاعدہ امتحان اور انٹرویو لیکر اہل امیدواروں کو تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی بھرتی کے لئے بورڈآف ریونیو کو سفارش کرتاہے۔تاہم 45 تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لیے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھیں جوکہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ سابقہ دور حکومت میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لیے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے

2009 میں موصول ہوئیں جب کہ تحصیلداروں کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے 2011 میں موصول ہوئیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2014)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

چک نمبر 231 گ ب تحصیل کمالیہ کی اراضی کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*6960: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 321 گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی سرکاری اراضی سال 2005 سے آج تک کس کس شخص کو کس کس سکیم کے تحت یا کون کون سی عدالت کے حکم پر الاٹ کی گئی ہے ان کے نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو سرکاری اراضی ان سالوں کے دوران الاٹ کی گئی ہے اس کی مالیت اربوں روپے ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کے خلاف محکمہ مال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے

افسران نے خود تصدیق کی ہے کہ اس کی الاٹمنٹ غلط اور فراڈ سے ہوئی ہے اور اس کی الاٹمنٹ کے خلاف

اعلیٰ افسران کو رپورٹ ارسال کی ہے کہ ان الاٹمنٹوں کو کینسل کیا جائے؟

(د) کیا حکومت اس غلط اور فراڈ سے الاٹ کردہ اربوں روپے کی سرکاری اراضی کی تحقیقات کروانے کے لئے کوئی پارلیمانی کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کا شاملات کی زمین پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7202: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟

(ب) کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

بروز منگل 12 اپریل 2016 کے ایجنڈے سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

لاہور: رائے ونڈ میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7221: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل رائے ونڈ (لاہور) میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔

(ج) کتنے پٹواریوں کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ یا قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، جگہ تعیناتی اور انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں۔

(د) موضع کڑیال تحصیل رائے ونڈ کا رقبہ کتنا ہے۔ اس وقت اس گاؤں میں کتنے پٹواری ہیں اور وہ کتنے عرصہ سے اسی گاؤں یا حلقہ میں تعینات ہیں۔

(ہ) جنوری 2012 سے آج تک اس گاؤں کے کتنے افراد نے اپنے رقبہ کی نشاندہی کے لئے درخواست متعلقہ پٹواری یا دیگر افسران کو گزاری۔ کتنے افراد کے رقبہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کتنے افراد / کھاتہ دار کی درخواست برائے نشاندہی رقبہ کس وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان پر کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل رائیونڈ میں اس وقت کل 25پٹواریان کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل رائیونڈ میں کل 10پٹواریان کے پاس ایک سے زیادہ حلقہ جات کا چارج ہے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل رائیونڈ میں اس وقت 02پٹواریوں محمد ارشد اور محمد مشتاق احمد کے خلاف انٹی کرپشن میں کیس چل رہا ہے اور دونوں گرفتار ہیں دونوں مذکورہ پٹواری اس وقت ڈیوٹی سے معطل ہیں۔

(د) موضع کڑیال تحصیل رائیونڈ کا کل رقبہ (853) ایکڑ ہے اور اس میں پٹواری محمد ارشد تعینات تھا۔ جو کہ مورخہ 15.02.2016 سے معطل ہے اس لئے اسکا اضافی چارج اس وقت خالد محمود پٹواری کے پاس ہے۔

(ہ)اس ضمن میں گذارش ہے کہ مورخہ 24.02.2016 کو ٹریکنگ نمبر 84925 کے تحت چیف سیکرٹری شکایت سیل کے دفتر سے محمد سلیم ولد نور محمد ساکن کڑیال کی درخواست برائے نشاندہی موصول ہوئی جو کہ بروئے ڈائری نمبر 1370 مورخہ 24.02.2016 کو دفتر قانونگو تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور پٹواری حلقہ کو ارسال ہوئی۔ اسکی تاریخ بغرض نشاندہی مورخہ 14.04.2016 مقرر کی گئی تھی لیکن مورخہ 09.04.2016 کو محمد سلیم مذکور نے اپنا تحریری بیان جمع کروایا کہ اس کا اپنے فریقین کے ساتھ تصفیہ طے پاگیا اس لئے وہ اپنی درخواست کی پیروی نہیں کرنا چاہتا درخواست دہندہ کے بیان کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مطابق ریکارڈ 2012 سے لیکر آج تک نشاندہی کی کوئی درخواست نہ تو موصول ہوئی ہے اور نہ ہی زیر التوا ہے۔

اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض اوقات سائل متعلقہ افسران سے درخواست مارک کروا کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے اگر اس طرح کی کوئی درخواست دفتری اندراج کے بغیر کسی سائل کے پاس موجود ہو تو اسکا محکمہ کو کوئی علم نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2016)</u>

<u>صوبہ پنجاب میں قائم ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات</u>

*2435: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ کتنے ملٹری فارمز ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقوم واجب الادا ہیں، ہر فارم کی واجب الادا رقم علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں ؟

(ب)ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے مطلع فرمائیں کتنی وصولیاں کرلی گئیں، کتنی بقایا ہیں، بقایاجات کب سے ہیں ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ 17 ملٹری فارم ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقم واجب الاداء ہے جس کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)i۔ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لیے ریونیو اتھارٹیز ملٹری فارمز کے افسران کو وصولی کے لیے خط وکتابت وقتاًفوقتاً کرتا رہتا ہے جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii۔آبیانہ کی وصولی اور بقایاجات کی تفصیل "سی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جون 2014)

وفاقی محکمہ دفاع کے حوالے کی گئی محکمہ مال کی سرکاری اراضی کی تفصیلات

*2436:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گزشتہ پانچ سال میں محکمہ نے کتنی سرکاری زرعی اراضی (بارانی /آباد اور بے آباد بنجر قدیم وغیرہ) وفاقی حکومت کے محکمہ دفاع کے حوالہ کی تاکہ وہ اسے فوجی افسران میں تقسیم کرسکے زمین کی ہر کیٹیگری جو فراہم کی گئی اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

(ب) کیا اراضی کی قیمت وصول کی گئی، کس حساب سے اور کل کتنی رقم وصول ہوئی، کیا حکومت اس ریٹ پر سول محکموں کو بھی زمین فراہم کرنے کو تیار ہے ؟

(ج) کیا تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور چولستان کے ایریا میں مختلف لاٹیں فوجی افسران کو گزشتہ دور حکومت میں الاٹ کی گئیں اور ان کی کیا قیمت وصول ہوئی اور ایک لاٹ میں کتنے مربع زمین فراہم کی جاتی ہے، تمام زمین کیا وزارت دفاع کے حوالہ کی گئی ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو، پنجاب نے گزشتہ پانچ سال یعنی 2008 سے 2013 تک سرکاری اراضی تعدادی 7000 ہزار ایکڑ، واقع چولستان (بہاولپور)، GHQ(Cultivable Waste land) راولپنڈی کو بذریعہ چٹھی مورخہ 2013-03-09 حوالہ کرنے کی منظوری دی اس اراضی کو GHQ راولپنڈی کو باقاعدہ منتقلی بذریعہ چٹھی مورخہ 2014-06-13 کی گئی ہے یہ اراضی آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت پاک فوج کے شہداء کے خاندانوں اور معذور ہو جانے والے جوانوں کے لیے مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا زرعی ارضی GHQ راولپنڈی کو آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت بلا معاوضہ دی گئی۔ تاہم GHQ اور حکومت پنجاب کے درمیان طے پانے والی شرائط و ضوابط کے تحت الاٹیان سے قیمت وصول کر کے حکومتی خزانہ میں جمع کی جائے گی۔ اس حوالے سے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک مشترکہ کمیٹی جس میں محکمہ کالونیز کے ساتھ پاک فوج کی نمائندگی بھی ہو گی بنا دی گئی ہے جس کی میٹنگ عنقریب منعقد کی جارہی ہے اس میٹنگ میں طے شدہ شرائط و ضوابط بعد منظوری مجاز اتھارٹی جاری کر دی جائیں گی اور اس میں طے شدہ قیمت الاٹیان سے وصول کی جائے گی سابقہ شرائط و ضوابط جو کہ 2003 میں جاری کی گئیں تھیں اس کے مطابق زمین کی قیمت۔/60 روپے فی پیداواری یونٹ مقرر کر کے الاٹیان سے وصول کی گئی۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جات ماسوائے کمرشل محکمہ جات کو بلا معاوضہ زمین مہیا کی جاتی ہے اور وفاقی حکومت کے محکمہ جات کو پالیسی 2013 کے مطابق زمین مارکیٹ ریٹ بمعہ 10% سرچارج پر فروخت کی جاتی ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں یعنی 2008 سے 2013 تک TDA (تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) کے ایریا میں کوئی سرکاری زمین GHQ کو نہ دی گئی ہے۔ کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے اس دوران 7000 ایکڑ اراضی واقع چولستان (بہاولپور)، GHQ راولپنڈی کو آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت منتقل کی گئی ہے اس کی شرائط و ضوابط جس میں زمین کی قیمت بھی شامل ہو گی طے کرنے کا عمل جاری ہے یہ زمین GHQ اپنے پیمانے

کے مطابق فوجی افسران وجوانان کوالاٹ کرتا ہے ہر لاٹ کا سائزالاٹی کے رینک کے مطابق متعین ہے جو کہ NCOs کو 1/2 12 ایکڑ جونیئر کمیشنڈ آفیسر ز کے لیے 20 ایکڑ اور آفیسر ز کے لیے 50 ایکڑ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2015)

سرگودھا: موضع روشن پور کے سیلاب متاثرین اور حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*6539: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع روشن پور تھانہ میانی تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب سے کتنازرعی رقبہ، کتنے مکان اور کتنے افراد سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثرافراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کوابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیاحکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل زرعی رقبہ 196 ایکڑ متاثر ہوا جبکہ دوران سیلاب کوئی مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر نہ ہوا۔ اسی طرح فصلات کی مد میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا۔

(ب) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا جن میں سے 31 مالکان متاثرین کو مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب۔ /10,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ۔ 8,75,000 روپے معاوضہ دیا گیا۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ آمدہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) لاہور 04 افراد کی NADRA کی جانب سے Verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پے آرڈر تیار نہ ہوئے اوران کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔

(د) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مد میں اہل قرار نہ دیا گیا مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں روشن پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہرا

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2015)</u>

<u>کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کی شرائط سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*6778: جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کیلئے 2012 میں کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کی شرائط تبدیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ پنجاب کے اندر جہاں بھی پانچ یا پانچ سے زائد افراد ایک جگہ پر سرکاری زمین پر قابض ہیں، ان کا سروے کرکے انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے مذکورہ سروے کے دوران محکمہ مال کے عملہ کی شکایات کے ازالے کے لئے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر انتظامی اور منتخب نمائندگان پر مشتمل ایک Redressal Cell قائم کیا تھا اور اس کی ہر ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ بلا ناضروری تھا؟

(ج) اگر جزو "الف"، "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس حکم کے تحت تمام تحصیلوں میں یہ سیل کس تاریخ کو قائم کئے گئے کیا پالیسی اور احکامات کے مطابق ہر مہینے اس سیل کے دو اجلاس منعقد کئے گئے اگر کئے گئے تو ہر اجلاس میں کیا کارروائی ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے ؟

(د) یہ بھی بتایا جائے کہ ہر تحصیل کمیٹی نے اب تک اس ضمن میں آنے والی کتنی درخواستوں کا فیصلہ کیا اور کتنی اب تک Pending کب سے ہیں اور فیصلہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) وزیراعلیٰ پنجاب نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لیے کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم "کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012" کے ذریعے اربن ایریا میں کچی آبادی ڈیکلیر کرنے کے لیے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 کر دی اور رورل ایریاز میں گھرانوں کی تعداد 4 مقرر کر دی ہے۔ قواعد واضوابط کے مطابق اس پر عمل درآمد جاری ہے۔

(ب) درست نہ ہے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری DG(KA)1-67/2001 مورخہ 23-12-2013 سے صوبہ بھر کی ہر تحصیل میں Implementation Committees قائم کی تھی جو کہ انتظامی و منتخب نمائندگان پر مشتمل ہے جس کا کام کچی آبادی کی سروے لسٹ میں کوئی نام رہ گیا ہو یا سروے لسٹ میں نام کی غلطی وغیرہ کی درستگی، زیر قابض رقبہ کی درستگی کو قانون اور ثبوت کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں Implementaion Committees ایک ہی نوٹیفکیشن کے تحت کمیٹی قائم کی گئی ہیں جو ضرورت کے مطابق اجلاس بلاتی ہیں نوٹیفکیشن کے مطابق ہر ماہ دو اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، کمالیہ و پیر محل میں اس کمیٹی کے اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد کیے جا رہے ہیں۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں کی Implementaion Committees کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

1۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک 41 درخواستوں کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جبکہ 12 عدد درخواست ہائے Pending ہیں۔ کورم پورا نہ ہونے کی بناء پر کارروائی نہ ہوئی ہے۔ پینڈنگ درخواست ہائے پر کارروائی جاری ہے۔

2۔ تحصیل گوجرہ میں 4 درخواست ہائے برائے فیصلہ Pending ہیں جو التواء میں ہیں۔ درخواست گزار کے حاضر نہ ہونے اور دستاویزی ثبوت پیش نہ ہونے کی وجہ سے درخواست ہائے کا فیصلہ نہ کیا جا سکا ہے۔

3۔ تحصیل کمالیہ میں کوئی درخواست Pending نہ ہے۔

4۔ تحصیل پیر محل میں کوئی درخواست Pending نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 نومبر 2015)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وزیر اعظم ہاؤس کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی سے متعلقہ تفصیلات

*6779: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 295 گ ب میں وزیر اعظم ہاؤس کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بنانے کے لئے زمین مخصوص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زمین پر محکمہ مال کے افسران کی ملی بھگت سے قبضہ گروپوں نے ناجائز تجاوزات شروع کر رکھی ہیں، یہ زمین واگزار کروانے اور ان کو قبضہ سے روکنے کے لئے حکومت نے کوئی نتیجہ خیز کارروائی نہ کی ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ناجائز قابضین کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

کچی آبادی سکیم کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6910: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے کچی آبادی اسکیم کو رورل اربن ایریا ریگولر کرنے کے لئے 2012 میں قانون سازی کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا نوٹیفیکیشن نومبر 2012 میں جاری ہوا تھا، نوٹیفیکیشن کے اجراء کے بعد تحصیل بھیرہ میں اب تک کتنی آبادیوں کو ریگولر کیا گیا اور اب تک کن دیہاتوں کی کچی آبادیاں ریگولر نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوٹیفیکشن کے اجراء کے تین سال بعد بھی تحصیل بھیرہ میں اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ اگر حکومت ان کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 2011-12-31 تک قائم ہونے والی کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لیے بذریعہ قانون سازی پنجاب کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کی گئی۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔ کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں ایسی تمام کچی آبادیز کا سروے جو مورخہ 2011-12-31 تک موجود ہوں متعلقہ ڈی سی اوز کی زیر نگرانی کروایا گیا چنانچہ اسی سروے کی روشنی میں ڈی سی او، سرگودھا نے تحصیل بھیرہ کی رورل اور اربن ایریا میں قائم کسی کچی آبادی کا ریکارڈ محکمہ ہذا کو نہ بھجوایا جس کی بنا پر تحصیل بھیرہ کی کسی کچی آبادی کا نوٹیفیکیشن جاری نہ کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں رورل اور اربن ایریا میں سکیم 2012 میں کوئی کچی آبادی رپورٹ نہ کی گئی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹیفیکیشن ریگولر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2016)</u>

<u>گوجرانوالہ:۔ تحصیل دار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*7397: <u>چودھری اشرف علی انصاری:</u> کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ مال کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواری کب سے تعینات ہیں؟

(ب)مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں؟

(ج)مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(د)مذکورہ بالا عہدیداران واہلکاران میں سے اس وقت کس کس کیخلاف محکمانہ یا محکمہ انٹی کرپشن میں کاروائیاں چل رہی ہیں؟

(ہ)لینڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد پٹواری کا کیا رول ہوگا معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12فروری 2016تاریخ ترسیل 28مارچ 2016)

(جواب موصول نہیں ہوا)

سرگودھا:۔دھان کی فصل سے متعلقہ تفصیلات

*7489:چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ سال 2015 میں حکومت نے زمینداروں کو دھان کی فصل میں نقصان کی تلافی کے لئے امداد مہیا کی ہے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ زرتلافی کی تقسیم میں ضلع سرگودھا میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں جسکی وجہ سے بعض حقداران اس امداد سے محروم ہوگئے ہیں اور بعض کو ناجائز فائدہ پہنچایا گیا ہے۔

(ج)کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کرکے بے ضابطگیاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے اور اپنے منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق تمام حقداران کو ادائیگی یقینی بنائے گی،اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 24فروری 2016تاریخ ترسیل 26اپریل 2016)

(جواب موصول نہیں ہو)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

21 مئی 2016ء — سیکرٹری

بروز پیر 23 مئی 2016 محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب احسن ریاض فتیانہ	6960۔3117۔3106
2	محترمہ خدیجہ عمر	5206
3	جناب امجد علی جاوید	6779۔6778۔6437
4	جناب ابوحفص محمد غیاث الدین	6950
5	میاں نصیر احمد	4
6	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2436۔2435۔2434۔2433
7	جناب محمد عارف عباسی	7202
8	محترمہ فائزہ احمد ملک	7221
9	محترمہ حنا پرویز بٹ	6910۔6539
10	چوہدری اشرف علی انصاری	7397
11	چوہدری عامر سلطان چیمہ	7489

21واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 23 مئی 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز(بورڈ آف ریونیو)

ضلع بہاولنگر میں سیلاب سے ہوئے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

22:جناب شوکت علی لا لیکا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2013 کے سیلاب میں ضلع بہاولنگر میں کتنے گاؤں سیلاب کی نذر ہوئے اور کتنی سڑکات کو نقصان پہنچا؟

(ب) ان نقصانات کے ازالہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سال 2013 میں آنے والے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لیے ڈی سی او بہاولنگر نے ضلع کا تفصیلی سروے کروایا۔ سروے رپورٹ کے مطابق ضلع بہاولنگر کے درج ذیل 53 گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے۔

تحصیل بہاولنگر	13
تحصیل چشتیاں	11
تحصیل منچن آباد	29
ٹوٹل	53

اور سڑکوں کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) سروے رپورٹ کے مطابق سیلاب 2013 کی وجہ سے ضلع بہاولنگر میں 73 مکانات تباہ ہوئے۔ جن میں سے 54 مکانات مکمل تباہ ہوئے اور 19 مکانات جزوی طور پر متاثر ہوئے۔ حکومت پنجاب نے مکانات کے نقصانات کے ازالہ کے لیے مورخہ 29-10-2013 کو مبلغ -/1,905,000 روپے کی رقم متاثرین کو ادائیگی کے لیے ڈی سی او بہاولنگر کو بھجوا دی ہے۔

ڈی سی او بہاولنگر کی چٹھی مورخہ 10-05-2014 کے مطابق متاثرین میں تاحال کوئی رقم تقسیم نہ کی گئی ہے، کیونکہ ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل کمیٹی برائے تصدیق نقصانات نے تحصیل چشتیاں کے ہونے والے بوگس سروے کو مسترد کر دیا ہے۔ تحصیل چشتیاں کا بوگس سروے کرنے والے اہلکاروں کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی اور انہیں سزا بھی دے دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 اکتوبر 2014)

ساہیوال: گھوڑی پال سکیم کا رقبہ الاٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

289:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گھوڑی پال سکیم ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ ہے، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بیان کریں، بالخصوص پی پی 222 میں واقع تمام گھوڑی پال سکیم کے رقبہ جات مع الاٹی تحریر کریں؟

(ب) گھوڑی پال سکیم کے لئے کن کن شرائط اور کتنی اراضی کا ہونا ضروری ہے، اس کے اہلیت کے کون کونسے لوگ ہوتے ہیں Criteria کی بھی وضاحت کریں؟

(ج)سال2012۔2011اور2014۔2013کے دوران کتنے لوگوں کو گھوڑی پال سکیم کے تحت رقبہ الاٹ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د)مذکورہ مدت کے دوران جن لوگوں کو گھوڑی پال سکیم میں شامل کیا گیا،ان کے نام وپتہ جات اور موضع اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ)کیاحکومت کوئی فلاحی ادارہ مثلاً سکولز وکالجز ہاسٹلز،ڈسپنسریز وغیرہ بنانے کے لیے مذکورہ سکیم میں سے اراضی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے وضاحت کی جائے اگر نہیں تو وجہ سے مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی25اگست2014تاریخ ترسیل12ستمبر2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)گھوڑی پال سکیم کے تحت تحصیل ساہیوال میں18660ایکڑ رقبہ732افراد کو الاٹ کیا گیا ہے اور تحصیل چیچہ وطنی میں 28198ایکڑ3کنال اور4مرلہ رقبہ1114افراد کو الاٹ کیا گیا ہے۔

تفصیل رقبہ PP-222ساہیوال

الاٹی	رقبہ
298	7504ایکڑ

(ب)گھوڑی پال سکیم کی شرائط درج ذیل ہیں:۔

گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفیکیشن نمبری No.4292-83/2537-CLI مورخہ 09-08-1983 میں شرائط جاری کی ہیں۔نوٹیفیکیشن کی کاپی (جھنڈی"الف")ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کی چیدہ چیدہ شرائط درج ذیل ہیں:۔

1. گورنمنٹ کو مزارعین کے انتخاب میں مکمل اختیار ہوگا۔(ضلع میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈسٹرکٹ کلکٹر ان اختیارات کا استعمال کرتا ہے)۔
2. مزارع صرف اراضی افزائش نسل برائے حیوانات (گھوڑی/گائے) کے لئے استعمال کرے گا۔
3. مزارع گورنمنٹ سے وفادار رہے گا۔
4. مزارع گورنمنٹ و سیمی گورنمنٹ یا خود مختار ادارے کا ملازم نہ ہوگا۔مزارع اس علاقے میں رہنے کا پابند ہوگا۔ جس میں زمین واقع ہے۔ لیکن بعض حالات میں مزارع اپنی عارضی غیر موجودگی میں ایک بااختیار ایجنٹ مقرر کر سکے گا جس کی منظوری ڈائریکٹر ریمونٹ ویٹرنری فارم سے لینا ہوگی۔
5. مزارع بذریعہ انتقال۔رہن وغیرہ حقوق فروخت یا منتقل کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔
6. مزارع کو نہ زمین خریدنے کا حق ہوگا اور نہ ہی وہ قابض مزارع کہلوانے کا حقدار ہوگا۔

7. زمین کا قبضہ لینے کے چھ مہینے کے اندر اندر مزارع کا اس موضع میں رہائش رکھنا ضروری ہے اور جانوروں کے لیے اصطبل کی تعمیر ڈائریکٹر ریمونٹ اور ویٹرنری فارمز کی ہدایت اور سفارشات کے مطابق کرے گا۔
8. مزارع جب اور جہاں معائنہ کے لیے ضرورت ہو گی سٹاک پیش کرنے کا پابند ہو گا۔ ڈائریکٹر کسی بھی وقت یا اس کا کوئی نمائندہ زمین کا معائنہ کرنے کے لئے با اختیار ہو گا۔
9. جانوروں کی نسل کے بارے میں فیصلہ کرنے میں ڈائریکٹر با اختیار ہو گا۔ مزارع درآمدی جانور کی صورت میں ایک سال جبکہ مقامی جانور کی صورت میں چھ ماہ میں گھوڑی، گائے یا بھیڑ رکھنے کا پابند ہو گا جو نسل کشی کے لئے مناسب ہو، پیمانہ درج ذیل ہو گا:۔
    a) 50 ایکڑ رقبہ میں ایک درآمدی گھوڑی یا (2) درآمدی گائے۔
    b) 25 ایکڑ رقبہ پر ایک مقامی گھوڑی یا ایک مقامی گائے
    c) پانچ کنال رقبہ پر ایک بھیڑ

(ج) سال 12-2011 تا سال 2014-2013 میں دو مربع جات پر احمد افتخار ولد افتخار احمد چک نمبر 78/5-R، رقبہ تعدادی 200-K 12-M اور منیر احمد ولد محمد حسین، چک نمبر 89/12-L تحصیل چیچہ وطنی رقبہ تعدادی 202 کنال 13 مرلے گھوڑی پال سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے۔

(د) تفصیل جزو (ج) میں پہلے ہی بیان کر دی گئی ہے۔

(ہ) گھوڑی پال سکیم میں سے کسی بھی فلاحی سکیم کے لیے الاٹمنٹ کرنے کی کوئی پالیسی نہیں ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کسی بھی ایسے رقبے کو فلاحی طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2015)

صوبہ بھر میں قدرتی آفات میں ہنگامی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

303: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

قدرتی آفات سے بچاؤ کے لئے حکومت نے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کتنا فنڈز رکھا، اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے ؟

(تاریخ وصول یکم ستمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

بعد از قدرتی آفات محکمہ خزانہ متاثرہ اضلاع کے متاثرین کو جانی و مالی نقصان کے معاوضہ کی ادائیگی کے لیے حسب ضرورت رقوم فراہم کرتا ہے، تاہم سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران سیلاب متاثرین کے لیے متاثرہ اضلاع کو حسب ذیل فنڈز فراہم کیے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2012-13

معاوضہ برائے (58) اموات متاثرین 29.00 ملین روپے

2013-14

1۔ معاوضہ برائے (111) اموات متاثرین 55.50 ملین روپے

2۔ مکانات کی بحالی کے لیے امداد 49,87,05,000 روپے

3۔ کھاد اور بیج کے لیے امداد 45,66,78,000 روپے

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2015)

سیلاب کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

312: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کب قائم کیا گیا اور اس کے قائم کرنے کے کیا مقاصد تھے؟

(ب) اپنے قیام کے بعد سے لے کر 2014 تک اس ادارے نے کیا اہم اور بڑے کام سرانجام دیئے؟

(ج) 2014 میں آنے والے سیلاب کی روک تھام اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے اس ادارے نے کیا اقدامات اٹھائے؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2014 تاریخ ترسیل 8 نومبر 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ریلیف ڈیپارٹمنٹ 1975 میں قائم کیا گیا۔ 2011 میں رولز آف بزنس میں ترمیم کر کے اس کا نام ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا گیا۔ جس کا مقصد قدرتی آفات مثلاً بارش، ژالہ باری، سیلاب اور زلزلہ وغیرہ کے لیے بروقت حفاظتی اقدامات اور متاثرین کو امداد مہیا کرنا ہے۔

پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقہ جات کا سروے بابت نقصانات کیا جاتا ہے اور متاثرہ مواضعات کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے جس کی رو سے حکومتی محصولات، زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں مزید براں بینکوں کے سربراہان سے بذریعہ نوٹیفکیشن درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے متاثرہ اضلاع میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کیے جائیں علاوہ ازیں حکومت پنجاب متاثرین کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کرتی ہے۔

(ب) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قیام کے بعد حکومت پنجاب کی طرف سے قدرتی طور پر آنے والی آفات کی وجہ سے پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقوں کا سروے ضلعی حکومتوں سے کروایا جاتا ہے۔ بعد ازیں ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ ان متاثرہ مواضعات کو آفت زدہ قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے۔ حکومتی محصولات مثلاً زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مزید براں متعلقہ بینکوں کے

سر براہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے مواضعات میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے لوگوں کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ اضلاع میں متاثرین بارش و سیلاب کو ٹینٹ اور خوراک بھی فراہم کی جاتی ہے۔

2005 کے زلزلے کے دوران حکومت پنجاب نے نہ صرف پنجاب بلکہ متاثرین زلزلہ صوبہ خیبر پختونخواہ کی امداد اور بحالی کے لیے اقدامات کئے اور صوبہ پنجاب میں دوران سال 2010، 2011، 2012، 2013 بوجہ بارش اور سیلاب ہونے والے نقصانات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے نہ صرف پنجاب بلکہ صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے IDPs کی بھی مالی امداد و بحالی متاثرین کے لیے اقدامات کیے۔

علاوہ ازیں سال 2013 کے دوران ضلع تھر پارکر صوبہ سندھ کو بھی قحط سالی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے متاثرین کی خوراک اور خیموں کی شکل میں امداد کی۔

(ج) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام متاثرین سیلاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ محکمہ انہار نے فلڈ 2010 کے تجربات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ 2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے، جن کی بدولت فلڈ 2014 کے دوران ممکنہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ محکمہ کے اہم سٹرکچر کو بچانے کے لئے جہاں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سیکشنز کو فوج، انتظامیہ و محکمہ آبپاشی کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر آپریٹ کیا جن میں دریائے چناب پر خانکی ہیڈورکس، تریموں ہیڈورکس، گڑھ مہاراجہ برج، ہیڈ محمد والا برج، دوآبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکشنز شامل ہیں ان بریچنگ سیکشنز کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحقہ علاقوں کو خالی کر الیا گیا اس سیلاب سے محکمہ انہار کے فلڈ بندوں اور نہروں کے پشتوں پر 350 شگاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نہری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقہ جات میں سے سیلابی پانی کو بھی نکال دیا گیا۔ تاکہ ربیع کی فصل وقت پر کاشت ہو سکے۔ علاوہ ازیں آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لیے فلڈ رپورٹ 2014 کی تیاری جاری ہے۔ آئندہ سیلابوں سے بچاؤ کے لیے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23 اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے نیز جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6 نومبر 2014 کو دوسرا اجلاس مورخہ 2014-11-26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2015)

سیلاب 2014 میں ہونے والے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

316: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں 2014ء میں آنے والے سیلاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی کیا تفصیلات ہیں؟

(ب) سیلاب متاثرین کی کن کن کیٹیگریز میں کیا کیا مدد کی گئی؟

(ج) مستقبل کی پیش بندی اور سیلاب کے نقصانات سے بچنے کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پنجاب میں 2014 میں آنے والے سیلاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے متاثرین سیلاب کو معاوضہ برائے جانی اموات، مکانات اور زرعی فصلات کے نقصان کے حوالے سے 16 اضلاع میں امدادی رقوم DCO صاحبان کی نگرانی میں ہونے والے سروے کے مطابق متاثرین سیلاب کو دو مراحل میں تقسیم کیں۔

معاوضہ فی کس موت کی صورت میں ادائیگی	16.00 لاکھ روپے
مکمل تباہ شدہ فی مکان کی تعمیر نو کے لئے کل امدادی رقم	80,000 روپے
جزوی متاثرہ مکانات کی بحالی کے لئے کل امدادی رقم	40,000 روپے
نقصان شدہ فصل کا معاوضہ فی ایکڑ	10,000 روپے
(حد 12.5 ایکڑ فی متاثرہ کاشتکار)	

پنجاب نیشنل کلیمیٹیز ایکٹ 1958 کے مطابق سیلاب 2014 میں فصلات کو نقصانات کی وجہ سے 1336 مواضعات کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے اور حکومتی محصولات آبیانہ، زرعی انکم ٹیکس، ڈویلپمنٹ Cess، لوکل ریٹ سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ مزید براں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

مزید برآں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے غریب گھرانوں کو فی خاندان مبلغ -/10,000 روپے کی مالی مدد بھی، "روزگار سپورٹ پروگرام" کے تحت ادا کی گئی۔

(ج) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کا کام متاثرین سیلاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ محکمہ انہار نے فلڈ 2010 کے تجربات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ 2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے۔ جن کی بدولت فلڈ 2014 کے دوران ممکنہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ محکمہ کے اہم سٹرکچر کو بچانے کے لئے جہاں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سیکشنز کو فوج، انتظامیہ و محکمہ آبپاشی کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر آپریٹ کیا جن میں دریائے چناب پر خانکی ہیڈورکس، تریموں ہیڈ ورکس، گڑھ مہاراجہ برج، ہیڈ محمد والا برج، دوآبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکشنز شامل ہیں ان بریچنگ سیکشنز کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحقہ علاقوں کو خالی کرا لیا گیا اس سیلاب سے محکمہ انہار کے فلڈ بندوں اور نہروں کے پشتوں پر 350 شگاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نہری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقہ جات میں سے سیلابی پانی کو بھی نکال دیا گیا ہے تاکہ ربیع کی فصل وقت پر کاشت کی جا سکے۔ مزید آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ رپورٹ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23 اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں

شائع کیا جارہا ہے۔ نیز جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6 نومبر 2014 کو دوسرا اجلاس مورخہ 2014-11-26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2015)

ضلع گجرات میں محکمہ مال کی سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

406: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں محکمہ مال کی کتنی سرکاری اراضی موجود ہے، اس میں کتنی اراضی بنجر اور غیر آباد ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ /پٹہ پر کس کس کو دی گئی ہے اور اس سے سالانہ آمدن کتنی ہوئی ہے۔ تفصیل 12-2011 اور 14-2013 کی بتائیں؟

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، کیا حکومت سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ مال کی کل سرکاری اراضی 3965 کنال 11 مرلے موجود ہے۔ جس میں 26 کنال رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے۔

(ب) ضلع گجرات ہذا میں 714 کنال رقبہ لیز پر دیا گیا جس کی فہرست ("الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سال 2012 میں -/425266 روپے، سال 2013 میں -/586440 روپے اور سال 2014 میں -/467607 روپے سالانہ آمدن ہوئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں 1282 کنال 02 مرلے رقبہ پر لوگوں نے ناجائز تجاوز کر رکھا ہے جس میں سے 12 کنال رقبہ کو واگزار کرا لیا گیا ہے اور باقی 1270 کنال، 02 مرلے رقبہ واگزار کرانے کے لیے متعلقہ ریونیو افسران کارروائی مطابق ضابطہ شروع کر چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 نومبر 2015)

گوجرانوالہ شہر میں محکمہ مال کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

407: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں محکمہ مال وکالونیز کی اراضی کتنی ہے؟

(ب) محکمہ مال وکالونیز کی اراضی کس کس کے پاس ہے، یہ لیز/پٹہ دیگر کن شرائط پر دی گئی ہے؟

(ج)اس حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان ناجائز قابضین کے نام اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ)ان سے حکومت کب تک یہ سرکاری اراضی واگزار کروالے گی؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

409: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام کب شروع ہوا اور اس کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) اب تک ضلع گجرات کے کتنے موضع جات کی اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اب تک ضلع گجرات میں اس کام پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کام پر کل کتنا سٹاف متعین ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع گجرات میں کام بندوبست سال 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور مطابق شیڈول کام بندوبست 31 دسمبر 2014 تک مکمل ہونا تھا۔

(ب) ضلع گجرات کے کل 1084 مواضعات ہیں جن میں سے 1053 مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے اربن اریا میں شامل 23 مواضعات کی جمعبندی تیار ہو رہی ہے 4۔ مواضعات زیر اشتمال ہیں اور 4 مواضعات زیر بندوبست ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں کام بندوبست کو سرانجام دینے کیلئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اور متفرق اخراجات میں تقریباً مبلغ 22,44,70,595/- روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

ضلع گجرات میں کام بندوبست سرانجام دینے کیلئے 325 ملازمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مہتمم بندوبست	01
2۔ نائب تحصیلدار (بندوبست)	15
3۔ قانونگو	26
4۔ پٹواری	243
5۔ سٹینوگرافر	02
6۔ جونیئر کلرک	04

7۔ڈرائیور	03
8۔نائب قاصد	26
9۔مالی	01
10۔چوکیدار	02
11۔سوئیپر	02

(د) ضلع گجرات میں کام بندوبست 30 جون 2015 تک مکمل ہو جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 4 مئی 2015)

پی ڈی ایم اے کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

526: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ڈی ایم اے (پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی) کے دفاتر صوبہ پنجاب میں کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کون کون سے افسران واہلکاران کون کون سی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) پی ڈی ایم اے کو فنڈز کہاں سے اور کس بنیاد پر مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ج) یکم جولائی 2012ء سے آج تک پی ڈی ایم اے کو کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ کئے گئے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) PDMA (پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی) کا دفتر A-40 لارنس روڈ لاہور پر واقع ہے علاوہ ازیں پنجاب کے ہر ضلع میں NDM ایکٹ 2010 کے تحت ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی قائم کر دی گئی ہے جس کا چیئر مین متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ہے اور کسی بھی آفت یا ناگہانی صورت میں تمام ضلعی افسران اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں جس میں ضلعی انتظامیہ کے تمام افسران شامل ہیں جن تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) PDMA پنجاب کے تمام اضلاع میں جہاں کوئی قدرت آفت یا ناگہانی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے وہاں پر متعلقہ ضلع کی انتظامیہ پی ڈی ایم اے کو اپنا کیس بمعہ سفارشات ارسال کر دیتی ہے تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد محکمہ خزانہ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ متعلقہ ڈی سی او کو فنڈز کی ادائیگی کر دی جائے گی جو حسب ضرورت متعلقہ ضلع میں خرچ کی جاتی ہے تاکہ بروقت فوری اقدامات کئے جاسکیں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مل سکے۔

(ج) یکم جولائی 2012 سے پی ڈی ایم اے پنجاب کو جو فنڈز بذریعہ بجٹ دیئے گئے اور جہاں جہاں خرچ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2015)

ساہیوال کے چکوک میں مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

546:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی 222 کے گاؤں 93/ 6آر، 120/ 9-ایل و دیگر چکوک حلقہ ہذا میں جناح آبادی سکیم کے تحت گاؤں ہذا کے تمام لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری نہ کی گئیں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے تمام لوگوں کو فرد ملکیت بھی جاری کی گئیں جن لوگوں کو حقوق ملکیت اور اسناد جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت بتائیں اور جن کو اجرا نہ ہو سکا ان کی تفصیل سے بھی ہاؤس کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جاری کردہ فرد ملکیت اور اسناد کے باوجود ان کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا دیہاتوں کے تمام لوگوں کو جاری کردہ اسناد حقوق ملکیت پر متعلقہ اتھارٹی کے ذریعے عمل درآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

ضلع ساہیوال میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے سے متعلقہ تفصیلات

587:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ کمپیوٹرائز کر لیا گیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال محکمہ ریونیو کا کل کتنا سٹاف ہے جو کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ پر تعینات ہے، ان کی تفصیل اور ان کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کی حالیہ پوزیشن (Current Position) کیا ہے اور کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔ مزید پراسیس کب تک مکمل ہو جائے گا اور مکمل فنکشنل ہو گا، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام ماہ اگست سال 2013 میں شروع کیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے دستیاب تمام 522 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کی جا چکی ہے جبکہ بقایا 10 مواضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی

کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ضلع ساہیوال کے 501 مواضعات کی ویریفیکیشن کا کام مکمل کر لیا گیا ہے اور 264 مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن مکمل کر لی گئی ہے ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جہاں سے عوام الناس کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی سہولیات سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے لئے اس وقت ٹوٹل 30 افراد اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

تحصیل ساہیوال: (1) سروس سنٹر انچارج، (1) اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج (1) ریونیو افسر (17) سروس سنٹر آفیشلز

تحصیل چیچہ وطنی:۔ (1) سروس سنٹر انچارج، (1) ریونیو افسر (17) سروس سنٹر آفیشلز

مندرجہ بالا تمام عہدوں کی اسامیوں کو S&GAD کے منظور شدہ سروس رولز کے مطابق اخبارات میں شائع کر کے خواہشمند امیدواروں سے درخواستیں مطلوب کی جاتی ہیں۔

سروس سنٹر انچارج اور اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج کے Short listed امیدواروں کا تحریری امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئرپرسن)، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پی اینڈ ڈی، پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

ریونیو افسران کے Short listed امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئرپرسن)، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پی اینڈ ڈی، پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

سروس سنٹر آفیشلز کے Short listed امیدواروں کا ٹائپنگ ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ان کے متعلقہ اضلاع میں انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے۔ انٹرویو کمیٹی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (چیئرپرسن) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، متعلقہ تحصیلوں کے اسسٹنٹ کمشنرز صاحبان اور پی ایم یو کے منتخب کردہ نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے۔

انٹرویو میں کامیاب امیدواران کو میرٹ کے تحت آفر لیٹر ایشو کیا جاتا ہے۔

اس سارے پراسیس سے گزرنے کے بعد کامیاب منتخب کردہ امیدواروں کو پی ایم یو میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے سلسلہ میں دو ماہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے پھر ٹریننگ کے آخر میں 15 دن کے آن جاب ٹریننگ (آپریشنل اراضی ریکارڈ سنٹرز) پر کروائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ان کے متعلقہ سنٹروں پر بھیج دیا جاتا ہے۔

(ج) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے۔ اور اب تک صوبہ بھر کے تمام دستیاب ریونیو ریکارڈ کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت سمیت کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات کا آغاز صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع کی تمام 143 تحصیلوں میں شروع کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں یہ کہ تمام کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk پر بھی Up load کر دیا گیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ اور سیاسی قیادت کی انتہائی دلچسپی اور کاوش کی بدولت یہ منصوبہ 20 اضلاع میں substantially complete ہو گیا ہے حکومت پنجاب باقی ماندہ 16 اضلاع میں یہ منصوبہ جون 2015 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مئی 2015)

گوجرانوالہ میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

596:چودھری اشرف علی انصاری:کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنی کتنی سرکاری اراضی کس کس موضع میں ہے ؟

(ب)مذکورہ اراضی میں سے کتنی اراضی ٹھیکہ ،لیزیاپٹہ پر کس حساب سے کب سے دی گئی ہے اوراس سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی رقم حکومت کو وصول ہوئی ؟

(ج) کتنی اراضی غیرآباد یاخالی کس کس جگہ پر پڑی ہوئی ہے۔

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے کب سے ناجائزقبضہ کرر کھاہے۔تفصیل فراہم کریں؟

(ہ)انتظامیہ نے اراضی واگزار کروانے کے لئے اب تک کیااقدامات اٹھائے ہیں ؟

(تاریخ وصولی20جنوری2015تاریخ ترسیل13مارچ2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

ضلع لاہور میں ای ڈی او(ریونیو)کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

663: باواختر علی:کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہورای ڈی او(ریونیو) کے تحت کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کے نام ،گریڈاور تعداد کیاہے اوران میں سے اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں ؟

(ب) کیاملازمین میں سے کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہورہی ہے توان کے نام ،کس کس بناء پراور کب سے ،تفصیل بیان کی جائے ؟

(ج) کیاکوئی ملازمین عرصہ تین سال سے زائد سے ضلع میں مختلف جگہوں پر کام کررہے ہیں اگرہاں توان کے نام اور کب سے ؟

(تاریخ وصولی25مارچ2015تاریخ ترسیل23اپریل2015)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ای ڈی او(ریونیو) کی پوسٹ مورخہ 2011-04-20 کو ختم ہو چکی ہے اس لئے اس پوسٹ کے تحت فی الوقت کوئی بھی اسامی نہ ہے۔

(ب)ایضاً

(ج)ایضاً

(تاریخ وصولی جواب 28 جولائی 2015)

سرگودھا: اے سی تحصیل سرگودھا کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

718: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ اے سی تحصیل سرگودھا کی تعیناتی کب سے ہوئی اور اس کی تعیناتی کے دوران کتنی سرکاری زمینوں کو لیز پر دیا گیا اور یہ کن افراد کو لیز پر دی گئی؟

(ب) کیا لیز پر زمین دینے سے پہلے ٹینڈر طلب کئے گئے، اگر ہاں کس اخبار میں ٹینڈر دیئے گئے؟

(ج) کیا لیز پر زمین قانون اور ضوابط پر عمل درآمد کر کے دی گئی اور یہ کہ 14-2012 ان زمین سے کتنی آمدن حاصل ہوئی، ایوان کو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2015 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

لیہ: مواضعات زیر اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

765: سردار شہاب الدین خان سیہڑ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیہ میں کتنے مواضعات زیر اشتمال ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا مواضعات کے اشتمال کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 11 مئی 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع لیہ میں مندرجہ ذیل کل (8) مواضعات زیر اشتمال اراضی ہیں جن کی سکیم ہائے اشتمال تاحال کنفرم نہ ہوئی ہے۔

تحصیل لیہ۔
1۔ موضع علیانی
2۔ موضع نوشہر نشیب
3۔ موضع لوہانچ نشیب

تحصیل کروڑ لعل عیسن
1۔ موضع کروڑ نشیب
2۔ بستی موسن شاہ

3۔ موضع مونگھڑ

تحصیل چوبارہ　　1۔ موضع نواں کوٹ

2۔ موضع خیرے والا

(ب)اس وقت بروئے چھٹی نمبر 417/CH(G)IV375-2013 مورخہ 2013-11-04 بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتمال بند ہے اور بروئے چھٹی مورخہ 2013-11-12 بورڈ آف ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتمال اراضی لیہ De notify ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتمال شروع نہیں ہوا اور سکیم کنفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتمال کا کام روک دیا تھا تاہم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخہ 2013-11-04 اور 2013-11-12 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے مختلف بینچز میں 32 رٹ پٹیشنز دائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنز کا فیصلہ نہیں ہوتا ان مواضعات میں اشتمال کا کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2015)

فیصل آباد: چک نمبر 98/آر بی میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیل

895: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 98 آر بی بنگے تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد میں کتنا رقبہ سرکاری ہے مربع نمبر اور ایکڑ نمبر تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رقبہ پر گاؤں کے کچھ بااثر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، ناجائز قابضین کے نام و پتہ اور زیر قابض رقبہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے اور اس میں ملوث سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2015 تاریخ ترسیل 24 جون 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر، فیصل آباد نے رپورٹ کی ہے چک ہذا میں اس وقت 04 ایکڑ 04 کنال اور 17 مرلہ رقبہ سرکار موجود ہے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے مربعہ نمبر 31، کیلہ نمبران 2 من، 9 من، 12، 19 من، 22 من (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دیہہ ہذا میں کسی نے بھی رقبہ سرکار پر کوئی ناجائز قبضہ نہ کیا ہوا ہے اگر کوئی شخص رقبہ سرکار پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ سرکار واگزار کروا دیا جاتا ہے (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رقبہ سرکار پر ناجائز قابضین یا ان کے معاونین بشمول سرکاری ملازمین کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ واگزار کروالیا جاتا ہے۔ (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2015)

لاہور میں زمین کا اشتمال کروانے کی سرکاری فیس سے متعلقہ تفصیلات

924: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گھریلو، کمرشل اور زرعی زمین کا انتقال کروانے کی سرکاری فیس کتنی ہے فی مرلہ کے حساب سے ٹاؤن وائز اور یونین وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں فیس سے چار گنا زیادہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2015 تاریخ ترسیل 17 جون 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) انتقال فیس کی تفصیلات نوٹیفیکیشن نمبری 1587-2010/1597-LR-I مورخہ 2010-06-30 جاری کردہ بورڈ آف ریونیو پنجاب، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور یہ درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 ستمبر 2015)

میانوالی کے موضع جات کا اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

1095: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے موضع جات کا اشتمال ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کا اشتمال نہ ہوا ہے علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ ان تمام موضع جات کا اشتمال کب تک مکمل ہو جائے گا۔ ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے ضلع میانوالی کے کل مواضعات کی تعداد 256 ہے جن میں سے 129 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔اور 127 بقایا ہیں۔

129 مواضعات جن کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے:۔

تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 37 مواضعات ہیں جن کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

تحصیل پپلاں

تحصیل پپلاں میں 45 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں 47 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

127 مواضعات جن کا اشتمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے۔

تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 71 مواضعات کا اشتمال اب تک مکمل نہ ہوا ہے اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 2013۔11۔04 اور 2013۔11۔12 کے تحت اشتمال کا کام ان مواضعات میں روک کر ان کو De Notify کر دیا گیا ہے۔

تحصیل پپلاں

تحصیل پپلاں میں 35 مواضعات ایسے ہیں جن کا اشتمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور ان مواضعات کی سکیم کنفرم نہ ہونے کی بناء پر اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 2013۔11۔04 اور 2013۔11۔12 کی روشنی میں اشتمال کا کام روک کر De Notify کر دیا گیا ہے۔

تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں کل 21 مواضعات ہیں جن میں سے 20 مواضعات کی سکیم کنفرم نہ ہونے کی بناء پر اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 2013۔11۔04 اور 2013۔11۔12 کے تحت De Notify کر دیا گیا ہے۔جبکہ موضع عیسیٰ خیل کی سکیم کنفرم ہونے کی وجہ سے اس میں اشتمال کا کام جاری ہے۔

1۔ موضع عیسیٰ خیل

اس کی مثل حقیقت اشتمال داخل صدر آفس میانوالی ہو کر موضع واپس محال نہ ہوا ہے کیونکہ مالکان دیہہ نے ایک اپیل بعنوان حبیب اللہ خان وغیرہ بنام افسر اشتمال وغیرہ دائر کی جو زیر کارروائی رہی۔ بعد ہائے ریکارڈ تیاری مثل حقیقت اشتمال اور داخلہ مثل حقیقت (صدر آفس موضع واپس محال کر دیا جائے گا۔

(ب)ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت نے ایسے مواضعات جن کی سکیم کنفرم نہ تھی بروئے چٹھی نمبر CH(G)IV375-2013/417 مورخہ 04-11-2013 بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتمال بند ہے اور بروئے چٹھی مورخہ 12-11-2013 بورڈ آف ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتمال اراضی میانوالی De Notify ہو چکے ہیں۔ حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتمال شروع نہیں ہوا اور سکیم کنفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتمال کا کام روک دیا تھا۔ تاہم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخہ 04-11-2013 اور 12-11-2013 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں 36 رٹ پٹیشنز دائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنز کا فیصلہ نہ ہو تا ان De Notify مواضعات میں اشتمال کا کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 نومبر 2015)

فیصل آباد: جڑانوالہ 69/ رب گھسیٹ پورہ میں سرکاری اراضی پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1121: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 69 رب گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ میں مربع نمبر 40 ایکڑ نمبر نمبر 16 سرکاری رقبہ پر کچھ بااثر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ب) مذکورہ سرکاری اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے نام اور زیر قبضہ اراضی کنال اور مرلے کے حساب سے بیان کی جائے؟

(ج) کیا حکومت سرکاری اراضی واگزار کروانے اور قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2015 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 21 مئی 2016 | سیکرٹری

صوبائی اسمبلی پنجاب

نوٹس برائے زیرو آر

7: شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ Foreign Exchange Companies اور بینکوں کی برانچوں پر سکیورٹی گارڈز، کیمرا زاور الارم سسٹم ہونے کے باوجود پولیس برانچ مینجرز کو بلاوجہ ہراساں اور پریشان کر رہی ہے۔ کیا کروڑ ہا روپے ٹیکس ادا کرنے والے یہ ادارے اس سلوک کے مستحق ہیں، مالیاتی اداروں کی حفاظت کس کی ذمہ داری ہے۔

لاہور
مورخہ 11 اپریل 2016

سپرنٹنڈنٹ (سوالات)
صوبائی اسمبلی پنجاب